احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 23 فروری 2004ء

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 23 فروری 2004ء 23 تبلیغ 1383ہش جلد 54-89 نمبر 41

رسول اللہ کو اختیار کیا

آنحضرت ﷺ کی بعض ازواج نے آپ سے کچھ مطالبے کئے جس پر سورۃ احزاب کی آیات 29، 30 نازل ہوئیں جن میں کہا گیا کہ اگر تم دنیاوی اموال چاہتی ہو تو میں تمہیں دے کر رخصت کر دیتا ہوں مگر تمام ازواج مطہرات نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور کسی نے بھی آپ کا دامن نہیں چھوڑا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ احزاب حدیث نمبر 4412)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں (۔) دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر (۔) خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی۔ یہ بڑی ہی خطرناک بات ہے اور (۔) شعائر کے خلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں سے کیسی معاشرت کرتے تھے میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے آپ سودے خود خرید لایا کرتے تھے ایک بار آپؐ نے کچھ خریدا تھا ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور مجھے دے دیں آپ نے فرمایا کہ جس کی چیز ہو اس کو ہی اٹھانی چاہئے اس سے یہ نہیں نکالنا چاہئے کہ آپ لکڑیوں کا گٹھا بھی اٹھا کر لایا کرتے تھے غرض ان واقعات سے یہ ہے کہ آپ کی سادگی اور اعلیٰ درجہ کی بے تکلفی کا پتہ لگتا ہے آپؐ پا پیادہ ہی چلا کرتے تھے اس وقت یہ کوئی تمیز نہ ہوتی تھی کہ کوئی آگے ہے یا پیچھے۔ جیسا کہ آج کے وضعدار لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ کوئی آگے نہ ہونے پائے یہاں تک سادگی تھی کہ بعض اوقات لوگ تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ ان میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی سفید تھی لوگوں نے یہی سمجھا کہ آپ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کوئی خادمانہ کام کیا اور اس طرح پر سمجھا دیا کہ آپ پیغمبر ہیں تب معلوم ہوا۔

بعض وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے تا کہ حضرت عائشہ آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں اسی طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشہ کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشا دکھایا اور پھر عمر حضرت رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 387)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے گیارہویں سالانہ علمی مقابلہ جات

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 13 تا 15 فروری 2004ء کو ایوان محمود ربوہ میں گیارہویں سالانہ علمی مقابلہ جات کامیابی سے منعقد ہوئے۔ جن میں پاکستان کے 43 اضلاع کی 128 مجالس کے 328 خدام نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب مورخہ 13 فروری 2004ء کو رات آٹھ بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ تھے۔ پاکستان کے دور دراز کے علاقوں سے تشریف لانے والے خدام نے ان 26 مقابلہ جات میں ذوق وشوق اور مکمل تیاری کے ساتھ شرکت کی۔ جن مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا وہ یہ ہیں۔ تلاوت، نظم، مطالعہ قرآن معیار خاص وعام، خطبات امام معیار خاص و عام، پرچہ دعوت الی اللہ معیار خاص وعام، پرچہ مرکزی امتحان معیار خاص وعام، مطالعہ کتب معیار خاص وعام، تقریر اردو، تقریر فی البدیہہ اردو، تقریر انگریزی، تقریر فی البدیہہ انگریزی، حفظ قصیدہ، حفظ ادعیہ معیار خاص وعام، مضمون نویسی، بیت بازی، مشاہدہ معائنہ، پیغام رسانی، دعوت الی الصلوٰۃ اور معلومات اجتماعی۔

ان مقابلہ جات کی اختتامی تقریب مورخہ 15 فروری 2004ء کو دوپہر ڈیڑھ بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم فرید احمد نوید صاحب ناظم اعلیٰ علمی مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بعض انتظامات کا تعارف کرانے کے بعد بتایا کہ گزشتہ سال 32 اضلاع کی 109 مجالس کے 228 خدام شریک ہوئے تھے۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھ کر 43 اضلاع کی 128 مجالس کے 328 خدام ہو گئی۔ انہوں نے بتایا کہ ان مقابلہ جات کا آغاز 1994ء کو ہوا اور اب یہ ان کا گیارہواں سال ہے۔ امسال کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن اور سندات شرکت دی گئیں۔ مہمان خصوصی نے اعزاز

باقی صفحہ 8 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(112)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

موعظہ حسنہ

31/اگست 1901ء کو جناب بابو غلام مصطفیٰ صاحب میونسپل کمشنر وزیر آباد قادیان تشریف لائے۔ اس تقریب پر حضرت مسیح موعود نے بطور دعوت الی اللہ جو تقریر فرمائی اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا اس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا اس لئے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اسے یہ نہیں چاہئے کہ سنتے ہی اس کی مخالفت کے لئے تیار ہو جاوے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔ میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ کوئی معمولی اور سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے اس لئے جو اس کی تکذیب کے لئے جرات اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی تکذیب کرتا ہے۔ (۔) مجھے اس کی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہو سکتا البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم ص355)

دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس عرفان میں ایک دوست نے اپنے ایک زیر دعوت دوست کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا:

''آپ دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ فضل کرے گا۔ خود بھی کثرت سے دعا کریں، میں بھی انشاء اللہ کروں گا''۔

اس کے باپ کی مخالفت کے ذکر پر فرمایا:

ہمارا انتقام یہی ہے کہ جو سختی کرتا ہے اس پر رحم کریں اور کوشش کریں کہ اس کی اولاد کو ہدایت نصیب ہو۔ اس سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے''۔

جاپان سے آئے ہوئے ایک دوست نے وہاں اپنی دعوت الی اللہ اور اس کے خوشکن نتائج کا ذکر کیا تو فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بہت مبارک کرے''۔

(الفضل 7 مارچ 1983ء) •

دو شامی علماء کے ذریعہ روس و شام میں دعوت الی اللہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

غالباً 1894ء کے قریب دو عرب شامی جو علوم عربیہ کے ماہر اور فاضل تھے۔ قادیان آئے۔ اور ایک عرصہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر داخل بیعت ہوئے۔ ہر دو کا نام محمد سعید تھا۔ اور طرابلس علاقہ شام کے رہنے والے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب شاعر بھی تھے۔ مالیر کوٹلہ میں ایک ہندوستانی لڑکی کے ساتھ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے ان کی شادی کرادی تھی۔ انہوں نے کئی ایک مضامین عربی زبان میں حضرت صاحب کی تائید میں شائع کئے۔ بسبب خود شاعر ہونے کے حضرت مسیح موعود کے اشعار کے اعلیٰ پیمانہ پر ہونے کے وہ بہت مداح تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا یہ شعر

عـجـبـتُ لِشيخ فِي البطالةِ مفسدٍ
اَضَلَّ كثيرًا بالشُّرُورِ وَ بَغَّدَا

جب میں پڑھتا ہوں۔ تو مجھے خواہش ہوتی ہے۔ کاش کہ میرے سارے شعر حضرت صاحب کے ہوتے، مگر یہ ایک شعر میرا ہوتا۔ یہ عرب صاحب اپنی بیوی کو ساتھ لے کر اپنے وطن چلے گئے تھے۔ اور اس طرف سلسلہ حقہ احمدیہ کی (دعوت الی اللہ) کرتے رہے۔ اور وہاں سے واپس آ کر اپنی بیوی کو مالیر کوٹلہ میں چھوڑ کر کشمیر کے راستہ سے روس کی سرحد میں داخل ہو گئے تھے۔ پھر پتہ نہیں لگا کہ ان کا کیا حال ہے۔ بعض سیاحوں سے جو خبریں ملتی ہیں۔ کہ روس کے بعض علاقوں میں احمدیت کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ انہی کی کوشش سے ہو۔

دوسرے محمد سعید صاحب نے ایک رسالہ حضرت مسیح موعود کی تائید میں تصنیف کیا تھا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر جو بصورت رسالہ چھپی تھی۔ ساتھ لے کر اپنے وطن ملک شام کو سلسلہ حقہ کی (دعوت الی اللہ) کے واسطے چلے گئے تھے۔ لیکن وہاں کے لوگوں نے ان کے اشتہار (دعوت الی اللہ) پر ان کو سخت تکلیف پہنچائی، اور رسالے جلا دیئے۔ کئی سالوں کے بعد وہ پھر ہندوستان آئے۔ اور کچھ عرصہ رہ کر اپنے حالات سنا کر واپس چلے گئے۔

(ذکر حبیب ص41-42)

تازہ انقلاب

آیا مرا مسیح تو کیا لایا انقلاب؟
تقدیرِ کُل جہاں کے ستارے بدل گئے

اہل زمیں کے کیوں نہ بدلتے بھلا قلوب!
جب چشمِ آسماں کے اشارے بدل گئے

گلہائے رنگا رنگ پہ آیا ہے اور رنگ
دامن میں ان کے گرتے ہی سارے بدل گئے

نہ ذات پات ہی رہی نہ فرق این و آں
نوعِ بشر کی سوچ کے دھارے بدل گئے

ضم حق کے بحر میں ہوئے یوں موج موج ہم
دریائے زندگی کے کنارے بدل گئے

ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیا کھویا متاع و مال
لیکن نفع میں اپنے خسارے بدل گئے

جن کی جبیں تھی فرش پر پہنچے ہیں عرش پر
آ دیکھ! کس طرح سے وہ سارے بدل گئے

تقدیر کائنات کا تارہ بدل گیا
پلٹا فلک کا دور سیارے بدل گئے

پیدا اسی جہاں میں ہے تازہ جہاں ہوا
اسلام زندگی کے نظارے بدل گئے

عبدالسلام اسلام

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر کیا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل ، بقایا جات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے (مینیجر روزنامہ الفضل)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

انسانیت کا مسئلہ پیداوار نہیں اس کی درست تقسیم ہے

حصول رزق کے بارہ میں عظیم الشان دینی تعلیمات

متقی کے لئے اللہ تعالیٰ راستے نکال دیتا ہے

﴿قسط اوّل﴾

ڈاکٹر عبدالکریم صاحب

موجودہ زمانہ معیشت کا دور ہے۔ ہر طرف ہر سطح پر معاشی بہتری کی ایسی کشمکش جاری ہے جس میں بنیادی انسانی قدریں پامال ہورہی ہیں۔ انفرادی سطح پر چند ٹکوں کی خاطر انسانی زندگی جیسی قیمتی چیز نہایت بےدردی کے ساتھ ختم کردی جاتی ہے۔ یوں جیسے ایک مکھی ماردی۔ بین الاقوامی سطح پر دنیا کا سب سے طاقتور ملک ایک چھوٹے سے کمزور ملک پر صرف اس لئے چڑھ دوڑتا ہے کہ اس کے تیل پر قبضہ کر لے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جو انسانی اور مادی نقصان جو اس ملک کا ہوتا ہے اور اس کا اثر ساری دنیا پر کیا پڑتا ہے اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں۔

اس کی بنیادی وجہ یہ مادہ پرست فلسفہ ہے کہ انسانی زندگی چندروزہ ہے اور اس میں فلاح کی واحد صورت دولت ہے۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ دولت اکٹھی کی جائے خواہ وہ کسی ذریعہ سے ہو۔ جائز اور ناجائز اور حلال اور حرام کا فرق عملاً مٹ گیا ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ حلال حرام ہوگیا ہے اور اس کے برعکس حرام حلال ہوگیا ہے۔

جس طرح موجودہ عیسائیت تثلیث کی قائل ہے اس سے پیدا ہونے والے اقتصادی نظریات کی بنا بھی ایک قسم کی تثلیث پر ہے جس کے اہم ستون، 1۔ انفرادیت 2۔ افادیت اور 3۔ مادیت ہیں۔ یعنی انسان کو بطور فرد واحد صرف اپنی بہتری کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور زیادہ افادیت حاصل کرنی چاہئے جو اس کو مادی ذرائع سے ملے گی۔ خلاصۃً اس کا مطلب ہے ''دولت کے حصول کے لئے دوڑ۔ ترقی یافتہ ممالک میں ڈھیروں ڈھیر دولت ہونے کے باوجود سکون حاصل نہیں ہوسکا اور ایک اندرونی مستقل بے چینی کا عالم ہے۔ وہاں یہ احساس روز بروز شدت سے بڑھ رہا ہے کہ ان نظریات نے جسے سرمایہ کاری نظام کہا جاتا ہے انسان کو تباہی کے دھانے پر لا کھڑا کیا ہے۔

دینی تعلیمات

دین اس بارہ میں کیا رہنمائی مہیا کرتا ہے دین کی حقانیت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ اگرچہ وہ اس وقت اور ایسے ملک میں آیا جہاں پر اقتصادی عمل چھوٹی موٹی کھیتی باڑی، گلہ بانی اور سادہ تجارت تک محدود تھا۔ مگر اس نے وہ تعلیم دی جو کہ بعد میں آنے والی پیچیدہ اقتصادی زندگی کی ضروریات کو احسن طریق پر پورا کر کے تمام مذاہب کی تعلیم کو اگر اکٹھا کرلیا جائے تو اس میں اقتصادی مسائل کا ذکر اور حل دین کے عشر عشیر کے برابر بھی نہیں۔ اس طرح دین میں بعد میں آنے والی اقتصادیات کی بڑھتی ہوئی اہمیت کی پیشگوئی تھی۔

سب سے پہلا سوال یہ اٹھتا ہے کہ انسانی پیدائش اور زندگی کا مقصد کیا ہے اگر انسان کو بھی جانوروں کی طرح پیدا ہونا۔ اپنی چند روزہ بقا کے لئے تگ ودو کرنا اور مرجانا ہے تو اس کے لئے سرمایہ داری نظام کافی ہے۔ اس کے برخلاف اگر انسان کی پیدائش کا خاص مقصد ہے جسے اسے پورا کرنے کے لئے ضروری صلاحیتوں کی حاجت ہوگی اور اس کو بروئے کار لانے کے لئے مناسب نظام ہونا چاہئے۔

قرآن مجید میں ہے۔ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

(الذٰریت)

وہی ہے جس نے تم کو دنیا میں قائم مقام بنایا۔ (الفاطر :40) ''ہم نے بنی آدم کو شرف بخشا ہے۔ اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے اکثر حصہ پر ہم نے انہیں بڑی فضیلت دی ہے''۔ (بنی اسرائیل:71)

''جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اس نے تمہاری خدمت میں لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں'' (الجاثیہ:14) ہم نے کامل امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا لیکن اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اس کو اٹھالیا۔ وہ یقیناً ظلم کرنے والا عواقب سے بےپرواہ ہے۔ (الاحزاب:73)

قرآن مجید میں اس نظریہ کی سختی سے تردید کی گئی ہے کہ انسانی زندگی چندروزہ ہے اور موت کے ساتھ ختم ہوجاتی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہی زندگی ہمارے لئے مقدر ہے۔ اسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اسی کا لطف اٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور زمانہ ہی ہمیں ہلاک کرتا ہے لیکن ان کو اس بات کا کوئی حقیقی علم نہیں وہ صرف ڈھکوسلے مار رہے ہیں۔ جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیات سنائی جاتی ہیں تو ان کا اس کے سوا کوئی جواب نہیں ہوتا کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو بھی لے آؤ۔ تو کہہ دے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے۔ پھر وہی تم کو مارے گا۔ پھر وہی تم کو قیامت کے دن تک جمع کرتا جائے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں لیکن اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔ (الجاثیہ۔25-27)

انہوں نے کہا ہے جب ہم ہڈیاں ہوجائیں گے اور کچھ عرصہ کے بعد گل کر چورا بن جائیں گے کیا ہمیں واقعی ایک نئی مخلوق کی صورت میں اٹھایا جائے گا؟ تو کہہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی مخلوق جو تمہارے دلوں میں ان سے بھی سخت نظر آتی ہو وہ ضرور کہیں گے کون ہمیں دوبارہ لائے گا؟ تو کہہ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اس پر وہ لازماً تعجب سے تمہاری طرف بلائیں گے اور کہیں گے۔ یہ کب ہوگا؟ تو ان سے کہہ۔ بالکل ممکن ہے کہ وہ قریب ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے اس کا حکم مانوگے اور تم سمجھ رہے ہوگے تم تھوڑا ہی ٹھہرے تھے۔ (بنی اسرائیل 50-53)

کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں نہیں جمع کریں گے۔ نہیں نہیں! ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کے جوڑ جوڑ کو پھر سے بنادیں۔

(القیمۃ:4-5)

اور انسان ہمیشہ یہ کہتا رہے گا کہ کیا جب میں مرجاؤنگا تو پھر زندہ اٹھایا جاؤنگا۔ کیا انسان کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اس کو اس سے پہلے بھی پیدا کیا تھا۔ اور وہ کوئی چیز نہ تھا۔ (مریم:67-68)

دنیاوی اور اخروی زندگی کا آپس میں گہرا تعلق ہے ایک دارالعمل ہے اور دوسری دارالجزاء؟ اس لئے تاکید کی گئی ہے۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ (الحشر:19) اس لحاظ سے ورلی زندگی کی اپنی اہمیت ہے گو وہ اخروی زندگی سے کم ہے۔

دین میں رہبانیت قطعاً نہیں ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے کسی مذہب میں بھی اس کا حکم نہیں دیا۔ لوگوں نے اسے خود بنالیا ہے۔ چنانچہ عیسائیت میں رہبانیت کے آنے کا ذکر اس طرح ہے ''اور جو اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) متبع ہوئے ہم نے ان کے دل میں رأفت اور رحمت پیدا کی اور انہوں نے کنوارہ رہنے کا طریق اختیار کیا جسے انہوں نے خود اختیار کیا تھا۔ ہم نے یہ حکم ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ انہوں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا تھا مگر اس کا پورا لحاظ نہ رکھا۔ (الحدید:28)

اس کے برخلاف دین انسان کو بھرپور زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ اور جو کچھ تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے اخروی زندگی کے گھر کی تلاش کر۔ اور دنیوی زندگی سے تجھے جو حصہ ملا ہے اسے بھی بھول نہیں اور جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی لوگوں پر احسان کر اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کر۔ اللہ یقیناً مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔ (القصص:78) اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں کامیابی دے اور آخرت میں کامیابی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی ہیں جن کے لئے ان کی کمائی کے سبب سے ایک بہت بڑا حصہ ہے۔ اللہ بہت جلد حساب چکادیتا ہے۔'' (البقرہ:3,2)

انسان مرکب ہے جسم اور روح کا۔ جسم عارضی موت کے ساتھ قبر میں گل سڑ جانے والا مگر روح ابدی ہے۔ دونوں میں ایک گہرا تعلق ہے جو اکثر سمجھا نہیں جاتا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' (1894ء) میں اس کو بہت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ جہاں خداتعالیٰ نے انسان کی مادی اور روحانی ضروریات کے پورا کرنے کا بندوبست کیا ہے وہاں اس نے اس تعلق کو مدنظر رکھا ہے۔ روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شریعت۔ نبوت، وحی اور الہام کا نظام بنایا اور جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے تمام وسائل مہیا کر دیئے ہیں۔ اور سورج اور چاند کو وہ بلا وقفہ اپنا مفوضہ کام کرتے ہیں اور اس نے رات اور دن کو بلا اجرت تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔ اور جو کچھ تم نے اس سے مانگا اس نے تمہیں دیا ہے۔ اگر تم اللہ کے احسان گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کرسکو گے۔ (ابراہیم 34-35)

مادی اور روحانی زندگی کا تعلق

جس طرح دین نے مادی اور روحانی زندگی کو آپس میں باندھ کر پیش کیا اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی۔ اس کی منہ بولتی مثال قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے

رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہ ہوگا جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

(الطلاق:3-4)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے رزق دینے کو "تقویٰ" اور "توکل" سے مشروط کر دیا ہے۔ اور اپنی صفت رزاقیت کا ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید میں بار بار تقویٰ اور توکل کا ذکر آتا ہے۔ تقویٰ کی تلقین 53 بار آئی ہے۔ تقویٰ کیا ہے دل کی کیفیت ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "تقویٰ یہاں ہے اور اس بات کو تین بار دہرایا۔" (مسلم) قرآن مجید میں آیا ہے ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔ (الحج:38) اور نیکی جو تم کرو گے اللہ اس کو پہچان لے گا۔ اور زادِ راہ لو کہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اے عقل مندو! میرا تقویٰ اختیار کرو۔ (البقرہ:198) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہیں جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں پھر تقویٰ کریں اور ایمان لائیں پھر تقویٰ کریں اور احسان کریں تو جو کچھ وہ کھائیں اس پر انہیں کوئی گناہ نہیں۔ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (المائدہ:94)

توکل کی اہمیت اس سے ظاہر ہوتی ہے جب تو پختہ ارادہ کرے تو اللہ پر توکل کر۔ اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں۔ اگر وہ تمہاری مدد چھوڑ دے تو اسے چھوڑ کر کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا اور مومنوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہئے۔

(ال عمران:160-161)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ پر توکل کرو گے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جیسے وہ پرندوں کو دیتا ہے۔ وہ (پرندے) صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پوری طرح سیر ہو کر لوٹتے ہیں"۔

(ترمذی)

اللہ تعالیٰ کی صفت رزّاقیت

خدا کی صفت رزاقیت پر قرآن مجید میں انتہائی زور ہے۔ یہاں تک کہ قرآن مجید شروع اس صفت سے ہوتا ہے۔ تمام تر تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ (الفاتحہ:2) یہ خدا تعالیٰ کی چار بنیادی صفات میں سے پہلی صفت ہے جن کا ذکر سورۃ فاتحہ میں ہوا ہے۔ اے لوگو! اللہ کی جو نعمت تم پر نازل ہوئی ہے اس کو یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو رزق دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر تم کدھر بہکا کر لے جائے جا رہے ہو۔ (الفاطر:4) اور زمین میں ایسا کوئی جاندار نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ وہ اس کی عارضی رہائش کی جگہ کو اور اس کی مستقل رہائش کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب ایک واضح کر دینے والی کتاب میں ہے۔ (ھود:7) اس دنیا میں بہت سے جانور ہیں جو اپنے ساتھ اپنا رزق نہیں اٹھائے پھرتے۔ اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ بہت دعائیں سننے والا حالات سے خوب آگاہ ہے (العنکبوت:61) وہی تم کو اپنے نشان دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لئے رزق اتارتا ہے اور نصیحت وہی حاصل کرتا ہے جو خدا کی طرف جھکتا ہے"۔

(المومن:14)

اور اللہ رزق دینے والوں میں سب سے اچھا ہے۔ (الحج:59)

"اس عقیدہ کو رد کرتے ہوئے کہ انسان اپنے زور بازو سے رزق کماتا ہے خدا تعالیٰ اسے اس کی بے بسی یاد دلاتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اور کس نے تمہارے لئے بادل سے پانی اتارا ہے باغ پھر اس کے ذریعہ سے ہم نے خوبصورت نکالے ہیں۔ تم ان باغوں کے درخت نہیں اگا سکتے تھے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہے لیکن ایسی قوم ہیں جو اس کے شریک بنا رہے ہیں۔ کس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ میں دریا چلائے اور اس کے لئے پہاڑ بنائے ہیں اور دو سمندروں کے درمیان ایک روک بنائی ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے"۔ (النمل:61-62) اس کے نشانات میں سے پہاڑوں کی طرح سمندر میں چلنے والی کشتیاں ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے اور وہ سمندر کی سطح پر کھڑی کی کھڑی رہ جائیں۔ اس میں ہر صبر کرنے والے قدر دان کے لئے نشانات ہیں یا اگر وہ چاہے تو کشتی والوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کر دے اور وہ بہت سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے"۔

(الشوریٰ:33-35)

"کیا تم کو معلوم ہے جو تم بوتے ہو؟ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اس کو اگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اس کو بالکل جلا ہوا چورا بنا دیتے پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے اور کہتے کہ ہم پر تو چٹی پڑ گئی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ہم اپنی محنت کے پھل سے بالکل محروم ہو گئے ہیں۔ ذرا اس پانی کو تو دیکھو جس کو تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا ہم اسے اتارتے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اس کو کڑوا کر دیتے پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے۔ ذرا اس آگ کا حال تو بتاؤ جو تم جلاتے ہو۔ کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم اس کو پیدا کرتے ہیں؟ ہم نے اس کو نصیحت اور مسافروں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے پس تو اپنے عظمت والے رب کے نام کے ذریعہ تسبیح کر"۔ (الواقعۃ:64-75)

اللہ کے رزق سے کھاؤ

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں انسان کی محنت کی کمائی کی بجائے خدا تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کا ذکر ملتا ہے۔ یہ کامل کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں"۔ (البقرہ 3-4)

"اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور پیو اور مفسد بن کر زمین میں خرابی نہ پیدا کرو (البقرہ:61) اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اگر تم اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر ادا کرو۔ (البقرہ:173) اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کسی قسم کی فروخت، نہ دوستی اور نہ شفاعت ہوگی خرچ کر لو اور انکار کرنے والے ظلم کرنے والے ہیں۔ (البقرہ:255) اللہ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے تم اس میں سے کھاؤ۔ (الانعام:143) اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر اور ظاہر خرچ کیا ہے۔ اور بدی کو نیکی کے ذریعے سے دور کرتے ہیں انہی کے لئے گھر کا انجام ہے۔ (الرعد:23)۔ پس جو حلال اور طیب اللہ نے تمہیں دیا ہے تم اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہوئے شکر کرو (النحل:115) خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھانے کا متعدد قرآنی آیات میں ذکر آتا ہے۔ (بنی اسرائیل:32، طٰہٰ:8،133، القصص:55، الروم41، فاطر،30 یٰسین،147، المومن 65، الزخرف، 39، التغابن،16)

قرآن مجید میں کمائی "کسب" کا لفظ بہت کم استعمال ہوا ہے اور وہ بھی زیادہ "کرتوت" کے معنی میں۔

حصول رزق، فضل الٰہی

قرآن مجید میں حصول رزق کو اللہ کے فضل کی تلاش بتایا گیا ہے۔ "اس کے نشانوں میں سے رات کے وقت اور دن کے وقت سونا اور اس کے فضل کے حاصل کرنے کے لئے محنت کرنا ہے۔ اس میں سننے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں"۔ (الروم:24) اور ہم نے رات اور دن دو نشان بنائے ہیں۔ اس طرح پر کہ رات والے نشان کے اثر کو ہم نے مٹا دیا اور دن والے نشان کو ہم نے بینائی بخشنے والا بنا دیا تا کہ تم خدا کے فضل کو تلاش کرو اور آسانی سے گنتی اور حساب معلوم کر سکو، اور ہم نے ہر ایک چیز کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔" (بنی اسرائیل:13) "تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے کشتیوں کو سمندر میں چلاتا ہے تا کہ تم اس کے فضل کو ڈھونڈو۔ وہ یقیناً بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (بنی اسرائیل:67) اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان ہواؤں کو بشارت دیتے ہوئے بھیجنا بھی ہے اور وہ اس لئے ایسا کرتا ہے تا وہ تم کو اپنی رحمت چکھائے۔ اور کشتیاں ان کے حکم سے چلیں اور تم اس کے فضل کو حاصل کرو اور تم شکر گزار بنو (الروم:47)" اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو اور فروخت کو چھوڑ دیا کرو اور اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔ اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (الجمعہ:10-11) تمہارے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ تم اپنے رب کے فضل کی جستجو کرو۔ (البقرہ:199) اور اگر تم کو غربت کا خطرہ ہو تو اللہ نے ایسا چاہا تو تم کو اپنے فضل سے ضرور غنی کر دے گا۔ (التوبہ:28)

اللہ کا لامحدود فضل

اللہ تعالیٰ کے فضل کی کیا حد ہے؟ قرآن مجید میں ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے پسند کرتا ہے۔ رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے پسند کرتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے اس میں ایمان والوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ (الروم:38) یہ مضمون متعدد آیات میں آیا ہے۔ (سبا:37-40، الزمر:53، الشوریٰ،13) اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اللہ ہر چیز سے اچھی طرح واقف ہے۔ (العنکبوت:63) اور جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے (ال عمران:28) اللہ جسے چاہتا ہے یقیناً بے حساب دے دیتا ہے۔ (ال عمران:38) اللہ کے رزق کو تنگ کرنے اور بے حساب فراخ کرنے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اللہ کے رزق کو تنگ کرنے کا یہ مطلب ہے کہ انسان خواہ جس قدر بھی کوشش کرے وہ اس حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا؟ یہ تو خدا تعالیٰ کے رحم کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رزق کو اس کی کوشش کے نتیجے تک محدود کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کوشش کی کامیابی کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی۔ کتنے لوگ کوشش کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ اس کے مقابل بے حساب رزق کا یہ مطلب نہیں کہ وہ لامحدود ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ اس کی کوشش خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور کامیاب ہوتی ہے۔ اور نتیجہ اور کوشش میں کوئی تناسب نہیں ہوتا۔ کوشش کم اور نتیجہ بے حساب اس کے علاوہ اگرچہ خدا تعالیٰ میں یہ طاقت ہے کہ وہ دنیا میں شہد اور دودھ کی نہریں بہا دیتا اور انسان کو روزی کی کشمکش سے آزاد کر دیتا مگر خدا تعالیٰ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتا۔ وجہ خدا تعالیٰ نے خود بیان کر دی ہے۔

اور اگر اللہ بندوں کے لئے رزق کو بہت وسیع کر دیتا تو وہ ملک میں بہت سرکشی کرنے لگ جاتے لیکن وہ جو کچھ چاہتا ہے اندازہ کے مطابق اتارتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر دیکھنے والا ہے۔

(الشوریٰ:28)

قرآن مجید کی اس مختصر آیت میں زبردست دینی اور دنیوی حکمت پنہاں ہے۔ جو شخص روزی کی کشمکش میں مصروف ہوتا ہے اس کے پاس فالتو وقت نہیں ہوتا

باقی صفحہ 6 پر

ہومیو پیتھی کے بعض اہم اور قیمتی نسخہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" سے ماخوذ

ترتیب: ہومیو ڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب

کلکیر یا فلور

(موتیا)

............ایک نوے سالہ بزرگ مریض کو موتیا کیلئے کلکیر یا فلور اور زنکم سلف اونچی طاقت یعنی CM میں استعمال کروائی اللہ کے فضل سے ان کی آنکھ شیشے کی طرح صاف ہوگئی۔ اور وفات تک انہیں موتیا کی تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی ورنہ اتنی زیادہ عمر میں اپریشن بھی ناممکن تھا۔ موتیا کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھیں کہ کلکیر یا فلور کالے موتیا میں مفید نہیں کیونکہ اس کی وجوہات بالکل اور ہوتی ہیں۔(200-201)

چیلی ڈونیم

(جگر)

چیلی ڈونیم جگر کی اکثر بیماریوں میں بہت مفید ہے اس کے علاوہ کھانسی سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس کی کھانسی کی جڑ عموماً دائیں پھیپھڑے میں ہوتی ہے۔ گلے میں خراش کی وجہ سے بار بار کھانسی اٹھے اور کسی دوا سے افاقہ نہ ہو تو چیلی ڈونیم دینے سے غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے۔ ایک مریض کئی سال سے ایسی کھانسی میں مبتلا تھا میں نے اسے چیلی ڈونیم کے ساتھ ریومیکس (Rumex) ملا کر دی تو اللہ کے فضل سے بہت جلد نمایاں فرق پڑ گیا۔ ریومیکس بھی پرانی کھانسیوں کیلئے اچھی دوا ہے عموماً خشک کھانسی میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ (ص275)

سلفر

(جبڑا)

بعض دفعہ جبڑا سوج کر بہت موٹا ہو جاتا ہے۔ سب علامتیں عموماً ہیکلا لاوا سے ملتی ہیں لیکن اس کے باوجود اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم اور موثر دوا سلفر ہے جو ایسی خطرناک علامتوں میں بھی کام کرتی ہے۔ جن کے بارہ میں عام معالجین کا یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ناقابل علاج ہو چکی ہیں مثلاً جبڑے کی ہڈی کا کینسر ہے جو بہت بڑھ چکا ہو۔ اس کے نتیجہ میں شدید تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے کان بھی متاثر ہوتا ہے۔ میں نے بارہا ایسے مریضوں کا سلفر کے ذریعہ کامیاب علاج کیا ہے۔ ایک مریضہ اس بیماری سے شدید تکلیف میں تھی۔ ایک طرف کا چہرہ سخت سوجا ہوا تھا۔ آنکھوں میں دباؤ تھا اور درد اتنا شدید ہوتا تھا کہ چیخیں نکل جاتی تھیں۔ دیر تک ایک بہترین ہسپتال میں داخل رہیں مگر ڈاکٹروں کی کچھ پیش نہ گئی اور آخر انہیں لاعلاج قرار دے کر ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ میں نے انہیں سلفر CM کی ایک خوراک دی جس سے ان کا درد کم ہو گیا۔ دو ہفتے کے اندر ہی سوزش میں نمایاں طور پر کمی آگئی۔ پھر میں نے انہیں سلیشیا CM کی ایک خوراک دی جس سے شفایابی کی رفتار جو رک گئی تھی بحال ہو گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد سلفر CM دوبارہ دی تو بیماری کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ اس بات کو کئی سال گذر چکے ہیں اور آج تک وہ بالکل ٹھیک ٹھاک اور صحت مند ہے۔ (ص427-428)

آئرس ٹینکس

(اپنڈیکس)

میں نے آئرس ٹینکس کو آرنیکا اور برائی اونیا کے ساتھ 200 طاقت میں ملا کر اپنڈیکس کی تکلیفوں میں بارہا استعمال کیا ہے اور یہ بے حد مفید نسخہ ثابت ہوا ہے اور حیرت انگیز اثر دکھاتا ہے۔ اگر تشنجی علامات نمایاں ہوں تو برائی اونیا کی بجائے بیلاڈونا استعمال کرنی چاہئے۔ بسا اوقات اپنڈیکس کی وجہ سے بہت خطرناک صورت حال پیدا ہو جاتی ہے اور یہ تکلیف پیچیدگی اختیار کر لیتی ہے۔ یہ تینوں دوائیں مل کر اس صورت حال پر قابو پا لیتی ہیں۔ مجھے اکثر اپنڈیکس کی تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اس نسخہ سے میں ٹھیک ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ سفر میں تھا۔ آغاز سے ہی تکلیف کا احساس ہونے لگا۔ میں نے یہ تینوں دوائیں استعمال کیں۔ سفر میں ایک رات گزاری اور اگلے روز خود چار سو میل موٹر چلا کر کراچی پہنچا۔ درد قابو میں رہا۔ اگلے روز صبح مجھے ہسپتال لے جایا گیا جب سرجن نے میرا معائنہ کیا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ اپنڈیکس جگہ جگہ سے پھٹ چکا تھا اور پیپ بہہ رہی تھی۔ ایسی خطرناک حالت تھی کہ بظاہر میرا زندہ رہنا اور پھر چار سو میل موٹر چلا کر ایسی حالت میں وہاں پہنچنا سرجن کے لئے ناقابل فہم تھا۔ اس کے بعد میرا اپریشن تو ہوا لیکن میں نے پنسلین کی بجائے اندمال زخم کیلئے ہومیو پیتھک جراثیم کش دوائیں ہی استعمال کیں۔

ہومیو اطباء اور مریضوں کو میرا مشورہ یہی ہے کہ ان تینوں دواؤں پر اتنا انحصار نہ کریں کہ باوجود اپریشن کی ضرورت کے اسے ٹالتے رہیں۔ اگر ایک دفعہ اپنڈکس خراب ہو چکا ہو اور ہومیو پیتھک دواؤں سے اسے محض وقتی آرام ملتا ہو تو پھر اپریشن کروانا ہی بہتر ہے۔(ص480-481)

کالی بائیکروم

(درد کا سمٹنا)

بعض دفعہ اتنی تھوڑی سی جگہ میں بیماری سمٹ جاتی ہے کہ وہ جگہ ایک انگوٹھے کے نیچے آسکتی ہے۔ نزلہ ناک کے اندر کسی معین جگہ درد کے احساس سے شروع ہوتا ہے اور اس کا آغاز عموماً بائیں طرف سے ہوتا ہے۔ اس دوا کی یہ دونوں علامتیں قطعی طور پر مجرب اور بہت نمایاں ہیں۔ مجھے بھی کسی زمانہ میں سر درد کسی خاص جگہ مثلاً کنپٹی کے ایک نقطہ پر زیادہ شدت سے محسوس ہوتا تھا اور انگوٹھے سے دبانے سے آرام آتا تھا۔ اسی طرح نزلہ بھی بائیں نتھنے میں ایک چھوٹے سے مقام پر درد کے احساس سے شروع ہوتا تھا۔ ان دونوں تکلیفوں کو کالی بائیکروم کے استعمال سے آرام آگیا۔(ص485)

کالی کارب

(کمر درد)

اگر رات کو لحاف اتر جائے اور سرد ہوا کے جھونکوں سے کمر میں درد ہونے لگے تو کالی کارب بہت مفید ہے۔ میں نے اسے اپنے اوپر اور دوسروں پر بارہا آزمایا ہے۔ ایک دفعہ سفر کے دوران رات کو تین چار بجے کے قریب میری آنکھ کھلی تو کمر میں شدید درد تھا حالانکہ اللہ کے فضل سے مجھے عموماً کمر درد نہیں ہوتا۔ میں نے کالی کارب 30 کی ایک خوراک کھائی جس سے فوری فائدہ ہوا اور دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی۔(ص498)

میزریم

(سر کا اگزیما)

......نزلہ سر کے اگزیما میں بھی تبدیل ہو جاتا ہے جس میں سر پر ایک سخت خول سا بن جاتا ہے جس کے اندر جراثیم پلتے ہیں۔ اگر یہ خول پھٹ جائے تو اس سے نہایت بدبودار مواد خارج ہوتا ہے، اس اگزیما کو اگر مقامی طور پر علاج سے دبا دیا جائے تو ناک میں انتہائی خطرناک نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو ٹھیک نہیں ہوتا۔ اس بیماری میں لیکیسس اور سورائینم دونوں سے بہت بہتر دوا میزریم (Mezereum) ہے۔ ایک دفعہ میرے پاس ایک بچہ لایا گیا جسے شدید ضدی قسم کا نزلہ تھا، کسی علاج سے آرام نہیں آتا تھا، ناک سے شدید بدبو آتی تھی جو سارے کمرے میں پھیل جاتی تھی۔ خوش قسمتی سے میں نے ان دنوں میزریم کے بارہ میں نیا نیا پڑھا تھا۔ میں نے اسے میزریم دی تو فوراً نزلہ ٹھیک ہو گیا۔ لیکن سر پر شدید اگزیما ظاہر ہو گیا۔ چند دنوں میں اللہ کے فضل سے میزریم سے ہی یہ اگزیما بھی بالکل ٹھیک ہو گیا۔(ص551)

مرکری کے مرکبات

(سفید داغ)

مرکری کی ایک علامت یہ ہے کہ جسم پر سفید رنگ کے چٹاخ پڑ جاتے ہیں جو پھلبہری کی طرح ہوتے ہیں لیکن پھلبہری نہیں ہوتے اور پھلبہری کی طرح بڑھتے اور پھیلتے نہیں ہیں۔ اگر مرکری کی مزاجی علامتیں ملتی ہوں تو بعض دفعہ یہ پھلبہری کی بھی بہت موثر دوا ثابت ہوتی ہے۔ ایک مریض کا سارا جسم پھلبہری کے داغوں سے بھر گیا تھا اس میں چونکہ مرکری کی دوسری علامتیں موجود تھیں میں نے ایک ہزار کی طاقت میں مرکری استعمال کروائی ایک ہفتہ میں نمایاں فرق پڑا۔ جب وہ مجھے ملنے آیا تو میں اسے پہچان بھی نہ سکا۔ سب داغ غائب ہو گئے دوبارہ کبھی اسے یہ مرض نہیں ہوا۔ (ص592-593)

مرکری

(غدودیں)

جماعت احمدیہ کے بانی جن کو جماعت احمدیہ تمثیلی طور پر پہلے مسیح کا ثانی یقین کرتی ہے، انہوں نے اپنے وقت میں ایک ایسا اہم انکشاف فرمایا کہ جس سے ہومیو پیتھک معالجوں کا ہومیو پیتھی پر ایمان بڑھ جانا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے روحانی ذریعہ سے یہ

معلوم ہوا ہے کہ اگر غدودوں کی بیماریوں کو کسی دوا سے جلد کی طرف دھکیل دیا جائے تو غدودوں کو بعض انتہائی خطرناک بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے۔ان دواؤں کی مثال دیتے ہوئے آپ نے مرکری اور سلفر کا ذکر کیا ہے اور ہومیوپیتھی میں بھی یہی دو دوائیں ہیں جو اس مقصد کے لئے بکثرت استعمال کی جاتی ہیں۔آپ نے مزید لکھا کہ میرے دل میں بے حد جوش پایا جاتا ہے کہ میں اس راز کو کھول کھول کر سب دنیا کے سامنے بیان کروں کیونکہ اس میں بہت سے شفا کے راز مضمر ہیں۔ (ص593)

نکس وامیکا

(بے خوابی)

یہ بے خوابی کی بھی موثر دوائی ہے۔مثلاً جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت پڑ جائے ان کے لئے نکس وامیکا بہترین متبادل ہے۔میں ڈرگ (Drug) کے عادی مریضوں کا علاج نکس وامیکا سے بھی شروع کرتا ہوں اور الا ماشاء اللہ سب کو فائدہ ہوتا ہے۔ایک دفعہ ایک نوجوان کو جو نشہ کا عادی تھا اس کے پریشان حال ماں باپ میرے پاس لائے۔اس کی عادت کو نیند کی گولیوں کے ذریعہ چھڑوانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔لیکن بھاری مقدار میں گولیاں کھا کر بھی اسے بمشکل نیند آتی تھی۔میں نے اسے نکس وامیکا 30 دن میں تین دفعہ استعمال کرنے کے لئے دی اور اس کی نیند کی گولیوں کی شیشی اپنے پاس رکھ لی تا کہ اگر رات کو نیند نہ آئے تو صبح آ کر واپس لے جائے۔رات کو وہ لمبے عرصہ بعد پہلی دفعہ آرام سے سویا اور صبح آ کر اس نے مجھے بتایا کہ نیند کی گولیوں سے جو نیند آتی تھی وہ بے چین کرنے والی ہوتی تھی لیکن نکس وامیکا لے کر وہ چین اور آرام سے سوتا رہا۔اس کی نیند کی گولیاں ایک مدت تک میرے پاس بطور نشانی پڑی رہیں۔غرضیکہ نکس وامیکا نشہ آور چیزوں کے منفی اثرات کو دور کرنے اور نیند کی گولیوں سے پیچھا چھڑوانے کیلئے اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔اگر یہ اکیلی کافی نہ ہو تو ساتھ کیمومیلا استعمال کروائیں۔یہ دونوں دوائیں نیند لانے کے علاوہ بہت سی نشہ آور ڈرگز (Drugs) کے بداثرات کو ختم کر دیتی ہیں۔(ص640)

فاسفورس

(خون بہنا)

شریانوں میں خون کا دباؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے خون بہنا شروع ہو جائے تو فاسفورس خون کے بہاؤ کو روکنے میں ممد ثابت ہوتی ہے۔ایک دفعہ ایک دوست کی نکسیر بے تحاشا پھوٹنے کے باعث طبیعت بے حد خراب تھی مجھے آدھی رات کو بلایا گیا۔میں وہاں گیا تو دیکھا کہ فرش خون سے بھرا ہوا ہے۔یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہاں بکرا ذبح کر دیا گیا ہو۔ان کے منہ سے بھی خون جاری تھا۔میں نے خون والے منہ میں ہی فاسفورس اور ملی فولیم ملا کر ڈال دی۔15 منٹ کے اندر اندر خون آنا بند ہو گیا اور وہ آرام سے سو گئے اور خدا کے فضل سے انہیں مکمل صحت ہو گئی۔اگر زخموں سے معمول سے زیادہ سرخ رنگ کا خون جاری ہو جائے تو فاسفورس سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈک سے آرام آتا ہے اور ٹھنڈے پانی کی ٹکور سے خون بند ہو جاتا ہے۔سر میں دوران خون بڑھنے سے درد ہو تو خطرہ ہوتا ہے کہ شریانیں پھٹ جائیں گی۔ایسی حالت میں سر کو ٹھنڈا کرنے سے فائدہ ہو گا لیکن فاسفورس سے اس رجحان کا مستقل علاج ضروری ہے۔(ص 657-658)

پائیروجینم

(ٹائیفائیڈ)

میں نے ٹائیفائیڈ کے ہر قسم کے مریضوں کو پائیروجینم اور ٹائیفائیڈینم 200 طاقت میں ملا کر دینا بے حد مفید پایا ہے۔میرے والد صاحب (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی) ٹائیفائیڈ میں ہمیشہ اسے استعمال کرتے تھے اور غالباً وہی اس مرکب کے موجد ہیں۔اس کے ساتھ کالی فاس اور فیرم فاس 6x میں ملا کر دن رات میں سات آٹھ بار دینی چاہئے۔لیکن اگر ایسے مریض کو بدبودار اسہال بھی آتے ہوں تو بپٹیشیا (Baptisia) 30 طاقت کی اسی طرح تکرار بہت مفید پائی گئی ہے۔(ص700)

رسٹاکس

(جلدی بیماریاں)

اگر جلدی بیماریاں تیز دواؤں سے دبا دی جائیں تو بالعموم رحمی جھلیوں پر یا انتڑیوں پر غدودوں پر حملہ آور ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ سنگین صورت حال اختیار کر لیتی ہیں۔اگر لبلبہ (Pancreas) پر ان کا حملہ ہو تو ایسے مریض کو سخت قسم کی ذیابیطس ہو جاتی ہے۔اونچی طاقت میں رسٹاکس کی ایک ہی خوراک اندرونی تکلیفوں کو فوراً رفع کرتی ہے مگر اس صورت میں پرانے ایگزیما کو جلد پر ضرور اچھال دیتی ہے۔میں نے ذیابیطس کے ایک مریض کو بعض علامات کی مشابہت کی وجہ سے اونچی طاقت میں رسٹاکس دی۔اچانک اس کا سارا جسم ایگزیما سے بھر گیا لیکن ذیابیطس سے مکمل شفاء ہو گئی۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ کسی زمانہ میں اسے سخت ایگزیما ہوا تھا۔جسے مختلف دواؤں سے دبا دیا گیا تھا۔اس کے بعد ذیابیطس ہو گئی۔پس رسٹاکس دینے سے ذیابیطس تو ٹھیک ہو گئی مگر ایگزیما لوٹ آیا۔بعض مریض ذیابیطس ٹھیک ہونے سے اتنا مطمئن نہیں ہوتے جتنا ایگزیما دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔حالانکہ اگر وہ صبر سے کام لیں تو بسا اوقات رسٹاکس ہی سے اس جلدی بیماری کا علاج بھی ہو جاتا ہے جو خود اس نے باہر نکال دی ہو اور وہی اس کا مکمل صفایا بھی کر دیتی ہے مگر شروع میں ایگزیما ایک دفعہ ضرور بھڑکتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ کم ہونے لگتا ہے۔(ص709)

مجید احمد خان صاحب

مکرم سعید احمد خان صاحب کا ذکر خیر

میرے بڑے بھائی انجینئر سعید احمد خان ابن مکرم امجد خان صاحب 18/اگست 2003ء کو اچانک ہم سے جدا ہو کر 58 برس کی عمر میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ 1945ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم احمد نگر نزد ربوہ میں حاصل کی۔ٹی آئی کالج ربوہ سے بی ایس سی کا امتحان نمایاں پوزیشن سے پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔بی ایس سی کے بعد آپ کو یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں مکینیکل انجینئرنگ میں داخلہ مل گیا۔یہاں سے آپ نے مکینیکل انجینئر کی ڈگری حاصل کی۔

آپ خدا کے فضل سے بچپن سے ہی ذہین اور اعلیٰ اخلاق کے مالک انسان تھے۔دینی اور دنیاوی امتحانات ہمیشہ نمایاں پوزیشن کے ساتھ پاس کرتے تھے۔بچپن سے ہی نمازوں کی پابندی کی عادت تھی۔بلوغت کی عمر میں پہنچے تو ہر ماہ رمضان میں خدا نے آپ کو باقاعدہ روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔چندوں کی ادائیگی اور مرکز سے اٹھنے والی ہر تحریک میں بفضل اللہ تعالیٰ حصہ لیا کرتے تھے۔ہمیشہ خلافت احمدیہ سے گہری وابستگی کا اظہار کیا کرتے تھے۔

اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ زندگی کے عملی میدان میں آ گئے۔آپ کو کوہ نور ٹیکسٹائل ملز، کریسنٹ ملز اور رستم وسہراب سائیکل فیکٹری میں بطور انجینئر کام کرنے کا موقع ملا۔

آج کل آپ گورنمنٹ کے محکمہ ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور میں بطور ڈپٹی منیجر فرائض ادا کر رہے تھے۔اس محکمہ میں آپ بطور لیکچرار بھرتی ہوئے تھے۔ترقی کرتے کرتے ڈپٹی منیجر کے عہدہ پر پہنچے تھے۔

1984ء میں جب جماعت احمدیہ پر ابتلاء کا وقت آیا تو آپ اس وقت گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے اسٹیشن لاہور میں بطور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ شعبہ آٹو انجینئرنگ متعین تھے۔کالج کے پرنسپل اور آپ کے بعض غیر از جماعت ساتھیوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ حالات آپ کے حق میں بہتر نہیں ہیں۔آپ کچھ عرصہ کے لئے چھٹی لے کر اپنے گھر میں رہیں۔آپ نے جواب دیا۔میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور مجھے حالات کی ذرا پرواہ نہیں ہے۔میرا دل اس یقین سے پُر ہے کہ میرا خدا میری حفاظت فرمائے گا۔چنانچہ کوئی بھی آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔آپ باقاعدہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوتے رہے۔

آپ اپنے محکمہ میں احمدی ہونے کی وجہ سے ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔پوری محنت لگن اور دیانتداری سے اپنے فرائض ادا کرتے تھے۔اسی لئے آپ کے ساتھی اساتذہ اور دیگر سٹاف آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔آپ سے بہت خوش تھے۔ہمیشہ آپ کی تعریف کیا کرتے تھے۔آپ کم گو تھے۔نرم اور شیریں زبان میں بات کرتے اور سمجھایا کرتے تھے۔

ہمارے والدین کی وفات کے بعد ہم سب بہن بھائیوں پر والدین جیسا سایہ رکھا۔ہر مشکل اور ہر کسائش میں ہماری بہترین مدد اور رہنمائی کیا کرتے تھے۔18/اگست 2003 کو آپ لاہور سے فیصل آباد مختلف ٹیکنیکل کالجز میں اساتذہ کو لیکچر دینے کے لئے آئے ہوئے تھے کہ اچانک دوپہر ڈیڑھ بجے ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔اگلے روز آپ کو بعد نماز جنازہ قبرستان عام میں سپرد خاک کیا گیا۔اسی روز لاہور اور فیصل آباد کالجز کے غیر از جماعت پروفیسر اور آپ کے محکمہ کے دیگر غیر از جماعت سینئر سٹاف ساتھی افسوس کے لئے ربوہ ہمارے گھر تشریف لائے۔یہ تمام افراد جنازہ کے ساتھ چل کر قبرستان تک گئے اور قبر تیار ہونے پر دعا میں بھی شمولیت اختیار کی۔انہوں نے اس موقع پر بتایا کہ مرحوم مخلص اور نڈر قسم کے احمدی تھے۔اپنے پیشہ سے بہت مخلص تھے۔انتہائی بلند کردار اور بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ہم لوگ روزانہ ہی چائے کے وقفہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں بحث کیا کرتے تھے۔مگر ہماری گفتگو کا انداز انتہائی شائستہ ہوا کرتا تھا ان کے ذریعہ سے ہمیں جماعت احمدیہ کے بارہ میں کافی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان غیر از جماعت افراد کو ان کی خواہش پر ربوہ دکھانے کا موقع بھی میسر آ گیا۔ربوہ دیکھ کر یہ لوگ بہت خوش ہوئے۔

بھائی صاحب کی اولاد میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔چار بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔آپ کے بیٹے کو ماہ ستمبر 2003ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ ملا ہے۔آپ کی شادی 1972ء میں مکرم غلام احمد خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مال آمد کی بیٹی سے ہوئی تھی۔آپ ان کے سب سے بڑے داماد تھے۔اللہ تعالیٰ آپ کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔آمین

بقیہ صفحہ 4

اور نہ ہی اس کے پاس فاضل وسائل ہوتے ہیں کہ وہ ادھر ادھر کی بات سوچے یا اس میں لگے اس طرح وہ گناہ کے مواقع نہ ہونے سے بہت حد تک گناہ سے بچا رہتا ہے۔اس کے برخلاف جسے دولت کی فراوانی ہو تو اس کے پاس وقت اور وسائل دونوں ہوتے ہیں اور شیطان

اس کے پیچھے لگ جاتا اور نتیجہ صاف ظاہر ہے دولت کی فراوانی اور باتوں کے خدشہ کے علاوہ اکثر انسان کو متکبر بنا دیتی ہے۔ اور وہ اس نشہ میں خدا اور اس کے رسول کی نہ صرف پرواہ نہیں کرتا بلکہ باقاعدہ مخالفت کرتا ہے۔ قرآن مجید نے اس پہلو کو بھی کھول کر بیان کیا ہے۔ ''اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ہوشیار کرنے والا (نبی) نہیں بھیجا کہ اس کے مالداروں نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم تمہاری رسالت کے منکر ہیں۔ نیز وہ یہ بھی کہتے رہے ہیں کہ ہم تم سے مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم پر کبھی بھی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ (سبا:35)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35876 میں نازیہ نعیم بنت نعیم احمد طارق قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/450 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نازیہ نعیم بنت نعیم احمد طارق کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طارق والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 امجد علی ولد چوہدری سلطان علی کوٹ ادو

مسل نمبر 35877 میں صالحہ اکرم زوجہ چوہدری محمد اکرم خان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوشکریال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 40 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صالحہ اکرم زوجہ چوہدری محمد اکرم خان نیوشکریال اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری اکرم خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد عمران احسن خان پسر موصیہ

مسل نمبر 35878 میں وجیہہ اکرم بنت چوہدری محمد اکرم خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوشکریال اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ وجیہہ اکرم بنت چوہدری محمد اکرم خان نیوشکریال اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم خان والد موصیہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 محمد عمران احسن خان برادر موصیہ

مسل نمبر 35879 میں محمد عمران احسن خان ولد چوہدری محمد اکرم خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوشکریال اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عمران احسن خان ولد چوہدری محمد اکرم خان نیوشکریال اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم خان والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ولد مبارک احمد اسلام آباد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم مجیب احمد طاہر صاحب لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم وسیم احمد ناصر متعلم انجینئرنگ حال مقیم کینیڈا ابن مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مرحوم سابق مربی بلاد افریقہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ ارفع سمیع سردار بنت مکرم سردار عبدالسمیع صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور مبلغ 10,000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن میں 16 جنوری 2004ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ لڑکی حضرت مولوی ظہور حسین صاحب بخارا کی نواسی ہے۔ جبکہ لڑکے کے دادا مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ رشتہ بے شمار برکات کا حامل اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

طلباء کیلئے درخواست دعا

چند دنوں تک آٹھویں اور نہم و دہم کے امتحانات ہو رہے ہیں جن میں ہزاروں احمدی طلباء و طالبات شامل ہونگے اس لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ ان طلبہ کیلئے خاص دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے ان کو نمایاں کامیابی سے نوازے اور یہ جماعت احمدیہ اور اپنے خاندانوں کیلئے نیک وجود ثابت ہوں۔ (نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے مختلف مضامین میں پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم ایس سی، ایم بی اے، ایم اے، ایم ایڈ، پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ پروگرامز، بیچلرز پروگرامز، ٹیچر ٹریننگ پروگرامز، انٹر، میٹرک، درس نظامی، سرٹیفکیٹ کورسز، ایگریکلچر کورسز، اوپن ٹیک کورسز، شارٹ ٹرم ایجوکیشنل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 5 مارچ 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 16 فروری 2004ء۔

پاکستان ائیر فورس میں بطور فائیٹر پائلٹ اور بطور ایروناٹیکل انجینئر شمولیت کیلئے رجسٹریشن قریبی پی اے ایف انفارمیشن اینڈ سلیکشن سینٹر میں 16 فروری تا 26 فروری 2004ء تک کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 15 فروری 2004ء

(نظارت تعلیم)

سالانہ علمی مقابلہ جات مدرسۃ الحفظ طلباء

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ کے سالانہ علمی مقابلہ جات مورخہ 28، 29 جنوری 2004ء کو بخیر وخوبی منعقد کئے گئے۔ ان مقابلہ جات میں تمام طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ امسال کل بارہ مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں مقابلہ حسن قرات، نظم، حفظ قرآن، حفظ قصیدہ، حفظ حدیث، حفظ ادعیہ، تقریر و تقریر فی البدیہہ انفرادی طور پر کروائے گئے جبکہ اجتماعی مقابلہ جات میں دینی معلومات، معلومات عامہ، بیت بازی اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات شامل ہیں۔ مقابلہ بین الاحزاب میں ''محمود حزب'' اول رہا جبکہ انفرادی طور پر مکرم اسد اللہ وحید مثالی طالب علم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ یہ مقابلہ جات طلباء اور ادارہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

ولادت

مکرم عبدالعلیم ناصر صاحب مربی سلسلہ احمد آباد سانگرہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد احمد مظہر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 3 فروری 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حماد احمد عطا فرمایا ہے۔ اور وقف نو تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم محمد ممتاز صاحب سیکرٹری مال حلقہ ماڈل کالونی فیصل آباد کا پوتا ہے اور چوہدری محمد اکبر صاحب مرحوم مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم بچہ کو خادم دین، لمبی عمر والا اور والدین اور خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم کلیم اللہ جوئیہ صاحب لکھتے ہیں۔ خاکسار کے دو پھوپھی زاد بھائی مکرم عنصر حیات صاحب مکرم صفدر حیات صاحب پسران مکرم محمد حیات صاحب جوئیہ بمقام جوئیہ گونھ احمدیہ ضلع خوشاب 9 جنوری 2004ء کو کبیر والہ ضلع خانیوال میں سڑک کے حادثہ میں موقع پر ہی وفات پا گئے۔ دونوں بھائی شادی شدہ تھے مکرم عنصر حیات صاحب نے ایک بیوہ اور مکرم صفدر حیات صاحب نے بیوہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر کرنے کی توفیق دے اور جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 24 فروری 2004ء

12-00 am	عربی سروس
1-00 am	بچوں کا پروگرام
1-40 am	سوال و جواب
2-40 am	کوئز روحانی خزائن
3-30 am	سفر ہم نے کیا
4-30 am	فرانسیسی سروس
5-00 am	تلاوت انصار سلطان القلم خبریں
5-50 am	واقفین نو کا پروگرام
6-30 am	سوال و جواب
7-30 am	تاریخ احمدیت
7-50 am	تقریر
9-05 am	لجنہ میگزین
9-50 am	اردو ملاقات
11-05 am	تلاوت خبریں
11-30 am	لقاء مع العرب
1-00 pm	لجنہ میگزین
1-50 pm	اردو ملاقات
2-15 pm	سوال و جواب
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-30 pm	تاریخ احمدیت
5-00 pm	تلاوت درس ملفوظات خبریں
6-00 pm	سوال و جواب
7-00 pm	بنگلہ سروس
8-15 pm	اردو ملاقات
9-20 pm	فرانسیسی سروس
10-50 pm	جرمن سروس
11-50 pm	لقاء مع العرب

بدھ 25 فروری 2004ء

12-10 am	عربی سروس
1-10 am	تاریخ احمدیت
1-40 am	سوال و جواب
2-50 am	تقریر
3-50 am	اردو ملاقات
5-00 am	تلاوت درس حدیث خبریں
6-00 am	چلڈرنز کارنر
6-30 am	سوال و جواب
7-40 am	ہماری کائنات
8-10 am	تقریر: محترم حافظ مظفر احمد صاحب
9-00 am	سفر ہم نے کیا
9-35 am	تقریر جلسہ سالانہ
10-00 am	خطبہ جمعہ
11-05 am	تلاوت خبریں
11-30 am	لقاء مع العرب
12-45 pm	سواحیلی سروس
1-45 pm	سوال و جواب
2-45 pm	سفر ہم نے کیا
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	سیرت النبیؐ
5-00 pm	تلاوت درس حدیث خبریں
6-00 pm	سوال و جواب
7-00 pm	بنگلہ سروس
8-00 pm	خطبہ جمعہ
9-00 pm	فرانسیسی سروس
10-00 pm	جرمن سروس
11-00 pm	لقاء مع العرب

جمعرات 26 فروری 2004ء

12-05 am	عربی سروس
1-10 am	چلڈرنز کارنر
1-50 am	سوال و جواب
2-50 am	ہماری کائنات
3-15 am	خطبہ جمعہ
4-15 am	تقریر جلسہ سالانہ
5-05 am	تلاوت درس حدیث خبریں
6-00 am	واقفین نو پروگرام
6-30 am	سوال و جواب
7-30 am	المائدہ
7-55 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-15 am	تقریر محترم حافظ مظفر احمد صاحب
9-15 am	کمپیوٹر سب کیلئے
9-55 am	ترجمۃ القرآن
11-00 am	تلاوت خبریں
11-30 am	لقاء مع العرب
12-40 pm	پشتو پروگرام
1-40 pm	سوال و جواب
2-40 pm	تقریر حضرت مرزا عبدالحق صاحب
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	کمپیوٹر سب کیلئے
5-00 pm	تلاوت درس حدیث خبریں
5-50 pm	سوال و جواب
6-50 pm	بنگلہ سروس
7-50 pm	ترجمۃ القرآن
8-55 pm	جرمن سروس
9-55 pm	فرانسیسی سروس
10-55 pm	لقاء مع العرب

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر مقبول احمد صاحب ملک I-10 اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ابن حضرت ملک حسن محمد صاحب کمبریالوی رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 23 جنوری 2004ء کو بعمر 92 سال اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ آپ نے جنوری 1935ء میں بطور مربی سلسلہ خدمات کا آغاز کیا، جماعت کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کام کیا اور کئی کتب تصنیف کیں۔ آپ مینیجر و اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نیز جماعتی رسائل کے ایڈیٹر اور مینیجر انصاراللہ رہے۔ آپ کو اسیر راہ مولا ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے دن 24 جنوری کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کرائی۔ ملک عبداللہ صاحب نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

پانے والے خدام میں انعامات اور شیلڈز تقسیم کیں۔ معیار خاص میں مجموعی طور پر پہلی پوزیشن مکرم محمد آصف عدیم صاحب ربوہ نے حاصل کی۔ معیار عام میں مجموعی طور پر مکرم قیصر محمود صاحب ربوہ اوّل رہے۔ اضلاع میں مجموعی طور پر اوّل ربوہ رہا۔ اور علاقہ جات میں مجموعی طور پر پہلی پوزیشن لاہور نے حاصل کی۔

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے ان علمی مقابلہ جات کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا اور کہا کہ علم اگر صرف ذہن کی حد تک رہے اور عمل کے سانچے میں نہ ڈھلے تو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ اس لئے ہمیشہ علم کو عمل کے سانچے میں ڈھالتے رہیں۔ اس سے نہ صرف آپ کی زندگی سنور جائے گی بلکہ دوسروں کو بھی فائدہ ہوگا۔ ہمیشہ جائزہ لیتے رہیں کہ جو باتیں آپ نے اخذ کی ہیں ان پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ اور علم اس لئے حاصل کریں تا کہ دین کی بھرپور خدمت کر سکیں۔ تقریب کے آخر پر مہمان خصوصی نے دعا کرائی۔ جس کے بعد ان مقابلہ جات کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد مہمانان اور شرکاء مقابلہ جات کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-213434, FAX: 213966

چاندی میں ایس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

Hamid Ali Khan
Proprietor
AL-FIRDOUS GARMENTS
Deals in: Shirts, Dress Shirts, Dress Pents, Jeans & All kinds of Children Garments
85-New Anarkali, Lahore. Tel:7324448

بجلی بند رہے گی

اولڈ چناب نگر فیڈر رہائی ٹرانسمیشن لائن 220KV پر نئی تاریں بچھانے اور ضروری مرمت کیلئے مورخہ 23 تا 25 فروری 2004ء صبح ساڑھے آٹھ سے شام ساڑھے چار بجے تک بجلی بند رہے گی۔ احباب مطلع رہیں۔
(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر)

سی پی ایل نمبر 29

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن اکیڈمی میں درج ذیل شیڈول کے مطابق داخلہ برائے سال 2004-05 شروع ہو رہا ہے

(1) جونیئر و سینئر نرسری کلاسز کا داخلہ 21 فروری بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں ختم ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا (نرسری کلاسز میں عمر کی حد 2½ سال تا 4½ سال ہے)

(2) پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 28 فروری بروز ہفتہ ہوگا۔ ہم اپنے سینئر نرسری کے بچوں سے پریپ کیلئے داخلہ ٹیسٹ نہیں لیں گے۔

(3) ون سے چھٹی کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 27 مارچ بروز ہفتہ ہوگا۔ فروری 2004ء سے نئی برانچ الصادق اکیڈمی ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ کا بھی آغاز ہو رہا ہے۔ جس میں نرسری اور پریپ کلاسز کا داخلہ ہوگا۔

مین برانچ الصادق اکیڈمی نزد اقصیٰ چوک کے آفس سے داخلہ فارم دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے سکول آفس سے رابطہ کریں۔

نوٹ: ادارہ میں لیڈی ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے تعلیمی قابلیت بی ایس سی۔ ایم ایس سی۔

مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
فون: 211637-214434